

ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۳) مطبوعہ ۴ جون ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

ہندوستانکی کلیسیا کس طرح سیلف سپورٹنگ ہو سکتی ہے

آجکل کیا اخبارات اور کیا مسیحیوں میں ہندوستانی کلیسیاؤں کے سیلف سپورٹنگ ہونے پر بہت کچھ چرچا ہو رہا ہے اور عام خیال یہہ ہے کہ اگر ہندوستانی نوجوان تعلیم حاصل کرکے گورنمنٹ میں اچھی اچھی نوکریاں حاصل کریں اور عام مسیحیوں کیلئے صنعت و دستکاری کے کارخانے جاری کئے جاویں تو کلیسیائیں جلد سیلف سپورٹنگ ہو جاویں گی۔ اگرچہ یہہ خیال وہم (تھیوری) میں بہت اچھا معلوم ہوتا ہے مگر جب ہم اس کو عملی طور پر (پریکٹیکلی) سوچتے ہیں تو اس سے ہمارا اتفاق نہیں ہو سکتا کہ نوجوانوں کے سرکار میں اچھے اچھے عہدے حاصل کرنے اور صنعت و دستکاری کے کارخانوں کے کھل جانے سے کلیسیائیں آزاد ہو جاویں گی۔

تجربہ ہم کو یہہ سکھلاتا ہے کہ اب تک جسقدر ہندوستانی مسیحی لوگ گورنمنٹ میں اعلی عہدوں پر ممتاز ہیں ان میں سے بہت تھوڑے کلیسیاؤں میں اپنے چندے سے مدد کرتے اور وہ جو مدد کرتے بھی ہیں انکی مدد انکی حیثیت سے بہت ہی کم درجہ کی ہے۔

ہمارا یقین اور خیال یہہ ہے کہ ہندوستان کیا کسی اور ملک کی کلیسیائیں بھی ریں تک سیلف سپورٹنگ ہو سکیں گی کہ جہانتک انہوں نے روحانی زندگی میں ترقی کی ہے۔ ہم چاہتے ہیں اور دعا بھی مانگتے ہیں کہ کلیسیاؤں میں روحانی تبدیلی پیدا ہو جاوے اور ہندوستانی نوجوانوں کے دلوں میں مسیح کی عظمت ایسی بیٹھ جاوے کہ وہ اسکی بزرگی کو قایم کرنیکے لئے اپنی دولت اور اپنی عزت اور اپنا آرام اپنا علم سب کچھ تصدق کرنیکو تیار ہو جاویں۔ اگر ہمارے نوجوانوں کے دل مسیح کی بزرگی کے قایم کرنیکے جوش سے بھر جائیں تو ہم اسکا نتیجہ نہ صرف یہہ ہوگا کہ ہندوستانی کلیسیائیں آزاد ہو جاوینگی بلکہ وہ جس کو اب ہمارے ہندوستانی کلیسیاؤں کے سیلف سپورٹ ہونیکا وسیلہ بناتے ہیں وہ اس روحانی زندگی کی ترقی کے سبب سے آپ ہی پیدا ہو جاویگا یعنی یہہ کہ ہمارے نوجوان بھی سرکاری محکموں میں اچھے اچھے عہدے حاصل کرینگے اور آپ ہی صنعت و دستکاری کے کام بھی جاری ہو جاوینگے۔

تواریخ بھی ہمارے دعوے کی تائید کرتی ہے کہ کلیسیاؤں کی جس زمانے میں روحانی حالت اچھی رہی ہے اُسوقت اُس کے شریکوں نے کیا دُنیاوی معاملوں اور کیا اپنے دین کے پھیلانے اور کیا روپیہ جمع کرنے میں زیادہ ترقی کی ہے۔

جب تک کسی کا دل تبدیل نہ ہو تب تک کوئی بھی درست مسیحی کہلاکر خواہ کیسا ہی دولتمند یا ذی عزت کیوں نہ ہو اپنی دولت اور اپنی عزت کو ہرگز مسیح کیلئے دینا نہیں چاہتا کیا آجکل انگلنڈ اور امریکہ کی کلیسیاؤں کا یہی حال نہیں ہے۔ کون لوگ وہاں کلیسیا کی زیادہ ترقی چاہتے اور کون لوگ اپنی دولت اور اپنی عزت اور اپنا سب کچھ کلیسیا کی بہتری کیلئے تصدق کر دیتے ہیں۔ وہی جن کے دل مسیح کی محبت سے جوش زن ہیں۔ ہم نے سنا ہے کہ انگلنڈ اور امریکہ میں بڑے بڑے دولتمند ہیں مگر باوجود دولتمند ہونے کے وہ اپنا جسقدر روپیہ اپنے دنیاوی آراموں میں خرچ کرتے ہیں اُسکا عشر عشیر بھی کلیسیا کی ترقی میں نہیں دیتے زیادہ تر یہہ وہی لوگ دیتے ہیں جو دیندار ہیں خواہ وہ غریب ہوں یا امیر اسواسطے ہمارے یقین میں کلیسیاؤں کا سیلف سپورٹنگ ہونا کلیسیا کے شریکوں کی دولت میں بڑھنے پر اُسقدر منحصر نہیں کہ جس قدر کلیسیاؤں کے

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۲



فخر کے ساتھ اس اشتہار کے درپے رہے اور کہ اُنہوں نے نبی کتابوں کے شروع میں اور فاجر اور مغرور اور بے یقین لوگوں کے روبرو اِس کو قلمبند کیا ہے خود اِس بات کا ثبوت ہے کہ یہہ انسانوں سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔

یہہ حادثہ اعظم رومی شاہنشاہ قیصر اگسطس کے عہد سلطنت میں وقوع میں آیا۔ اِس عہد میں تمام دُنیا پر صلح اور سلامتی طاری تھی اور یہہ وقت شاہ سلامت کی آمد کے عین مطابق تھا یعنی Janus - کا مندر زمانوں کی بیشمار لڑائیوں کے بعد اِس وقت بند کیا گیا تھا جس کے معنے یہہ تھے کہ دُنیا میں اب صلح و سلامتی ہے اور یروشلم میں ہیکل جو حملہ آور دشمنوں کی برچھیوں سے بے نقصان رہی تھی صبح اور شام کی قربانی کیلئے کھلی تھی اور یہہ قربانیاں خدا کے برّے کا جو جہان کے گناہ کو لیجانیوالا تھا نشان تھیں۔ اب وقت تکمیل کو پہنچا تھا اور نبوتیں تمام اپنی کمالیت کو پہنچ گئی تھیں قوم یہود اپنے مخلص کی راہ تکتی تھی اور سب دُنیا انتظار میں تھی اور چار ہزار برس کی تیاری اب خاتمہ کو پہنچ گئی تھی کہ عین وقت پر اور ٹھیک جگہہ یہودیہ کے بیت لحم میں اور داؤد کی شاہانہ نسل سے اگرچہ غریبی اور گمنامی میں تاہم جلالی۔ کنواری والدہ سے جس پر روح القدس کا سایہ کیا گیا تھا اور نہایت عاجز اور مفلس ظاہری حالات میں تاہم نہایت عالی اور عظیم الشان آسمانی نشانات کے ساتھ ساتھ یسوع جو حقیقی مسیح تھا متولد ہوا۔ ہم اِس پر کچھ تعجب نہیں کرتے کہ یہہ عجیب لڑکا جو ایسے عجیب طور سے متولد ہوا اُن کیلئے جنہوں نے اُس کو دیکھا اور اُسکی شہرت کو سُنا باعث تعجب اور تفتیش ہوا اور کہ اُس کے رشتہ دار اِس بات اور اُس کی کنواری والدہ اور اب پر یقین ذکریا روح القدس سے معمور ہو کر اُس کی پیدایش کے موقعہ پر خوشی کے راگ گا رہے اور کہ گڈریئے اُن باتوں کے سبب جو اُنہوں نے دیکھی اور سُنی تھیں خدا کی حمد و ستایش کرتے ہوئے گھر کو واپس جاویں اور کہ مجوسی لوگ دور دراز مشرق سے اُس کی عبادت اور پرستش کرنے کو آویں اور کہ قصور وار ہیرودیس معلوم کریوے کہ اُس کے تخت کا حق دار مدعی متولد ہوا ہے اور کہ عمر رسیدہ شمعون اور اننا جو ہیکل میں اسرائیل کی تسلی کی راہ تکتے تھے جب اُنہوں نے اُس بچہ کو دیکھا خوش ہو کر یوں پکاریں "اے خداوند اب تو اپنے کلام کے مطابق اپنے بندہ کو سلامتی سے رخصت دیتا ہے کہ میری آنکھوں نے تیری نجات کو دیکھا ہے" اور کہ یوسف اور اُس کی والدہ اِن باتوں پر اپنے دلوں میں عمیق غور کریں۔ اگر ابراہام جو اُس کے دن کو دیکھکر خوش ہوا تھا اور یعقوب جس نے بستر مرگ پر اُس کی بابت نبوت کی کہ وہ یہوداہ کی نسل سے ہو گا اور یسعیاہ جس نے اُس کے جلال کا ذکر کیا اور میکا جس نے اُس کی زاد بوم کو ظاہر کیا اور دانیال جس نے ٹھیک ٹھیک وقت بتلایا کہ وہ کب تولد ہو گا اُس موقعہ پر اور اُس جگہہ موجود ہوتے تو ضرور وے بھی شمعون اور اننا کی طرح اپنے دلوں میں محسوس کرتے کہ یہہ کافی ہے اور اقرار کرتے کہ یہہ خدا تعالیٰ کا بیٹا داؤد کے گھرانے کا شہزادہ اسرائیل کا جلال اور غیر قوموں کی روشنی کیلئے ایک نور ہوا۔

علاوہ یسوع کے بچپن کے ان واقعات کے سوا جب تک کہ وہ بارہ برس کا ہوا پاک نوشتے قریباً قطعی خاموش ہیں ہیکل میں خدا کے حضور اُس کے نذر کئے جانے اور مصر کو بھاگ جانے اور ہیرودیس کے مرنے پر ناصرہ کو واپس آنے کے بعد ہمکو صرف یہہ خبر ملتی ہے کہ "وہ لڑکا بڑھتا اور روح میں قوت پاتا گیا اور حکمت سے معمور ہوا اور خدا کا فضل اُس پر تھا" لیکن یہہ خبر کافی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے کار اعظم کیلئے تیار ہو رہا تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ اُس کے والدین نے مقدور بھر اُس کی تربیت میں کچھ کوتاہی نہیں کی کیونکہ ہمکو خبر ملتی ہے کہ وے سب کچھ شرع کے مطابق عمل میں لاتے اور کہ اُن کی عادت تھی کہ ہر سال عید فسح میں یروشلم کو جایا کرتے تھے۔ درحالیکہ اُس کی والدہ نے اُس کے حق میں فرشتہ کی زبانی ایسی عمیق باتوں کو سُنا اور کہ وہ خداوند کے قدیم انبیا کی نبوتوں سے اطلاع یافتہ تھی اور جس حال میں کہ وہ خود روح القدس کے وسیلے اُس کے حق میں کلام کر چکی تھی یہہ ناممکن ہے کہ وہ پاک نوشتوں میں اُسکی تعلیم و تربیت کی نسبت ہر ایک وسیلہ کو استعمال میں نہ لاتی اور بچپن میں دینداری کا ہر ایک سبق اُس کو نہ سکھلاتی کہ یہہ لڑکا اپنے عظم مشن کیواسطے جو خدا تعالیٰ کے بیٹے کے موافق حال تھا تیار ہو جاوے لہٰذا بشر لوقا اس ہم کو ایک عجیب اور دلچسپ حادثہ کا ذکر سناتا ہے جو اُس کی عمر کے بارھویں برس وقوع میں آیا جس سے صریحاً ثابت ہوتا ہے کہ بچپن کے اِس تمام عرصہ میں وہ حقیقتاً روح میں قوت پاتا گیا اور آسمانی حکمت اور الٰہی فضل سے معمور ہوتا گیا تھا۔

اُس کے والدین جن کے ساتھ وہ یروشلم کو گیا تھا اپنے رشتہ داروں اور جان پہچانوں کے گروہ میں ملکر سالیانہ عید اعظم سے واپس جا رہے تھے۔ اور یسوع پیچھے رہ گیا مگر وے اِس بات سے بیخبر تھے۔ جب اُنہوں نے اُس کو ڈھونڈا اور وہ نہ ملا تو اُنہوں نے خیال کیا کہ وہ قافلہ میں صحیح و سلامت ہو گا کیونکہ ایسے عجیب لڑکے سے سب واقف اور مرغوب تھے تب وے ایک روز کی منزل چلے گئے اور اُس کو نہ پاکر اُسکی تلاش کرتے ہوئے یروشلم کو پھرے۔ تین روز کے بعد لڑکا اُنکو ملگیا۔ وہ ہیکل میں تھا کہ بڑے بڑے علما و فضلا کے درمیان بیٹھکر اُنکی سنتا اور اُن سے استفسار کر رہا ہے اور وہ سب جو اُس کی سنتے تھے اُس کی سمجھ اور جوابوں سے دنگ رہ گئے مریم اور یوسف حیران ہو گئے اور مریم نے اُس کو کہا "اے بیٹا تو نے ہمارے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا دیکھ تیرا باپ اور میں کڑھکر غم سے ڈھونڈتے پھرتے ہیں" اور اُس نے جواب دیا "یہہ کیونکر ہوا کہ تم مجھے ڈھونڈتے پھرتے ہو کیا تم نے نہ جانا کہ مجھے ضرور اپنے باپ کا کام کرنا ہے" وے اُس کے جواب کو کما حقہ سمجھے نہیں مگر اِس لئے کہ واضح ہو کہ اُس نے ہرگز اپنے دنیاوی والدین کی نافرمانی کی طبیعت سے ایسا جواب نہیں دیا اور نہ اُس کے عمل میں کوئی گستاخی موجود تھی راقم انجیل قلمبند کرتا ہے کہ "وہ اُن کے ساتھ گیا اور ناصرہ میں آیا اور اُنکے تابع رہا مگر اُس کی والدہ نے اِن تمام باتوں کو اپنے دل میں رکھ چھوڑا اور یسوع حکمت اور قد اور خدا اور انسان کے پیار میں بڑھتا گیا"۔

مُراسلات

"چودھویں صدی"

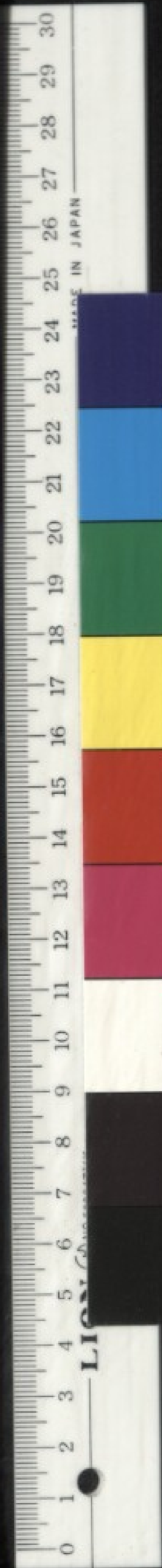
زیر اڈیٹر صاحب یہ ایک محمدی قومی اخبار ہے جو کہ عرصہ تین سال سے شہر راولپنڈی سے نکلتا ہے جسکی بابت ہمارا خیال تھا کہ وہ محمدی دین کی خدمت و حمایت کرتا اور مسلمانوں کے جھوٹے سچے دکھڑے روتا اور اُنکے حقوق کو گورنمنٹ کے روبرو پیش کرتا اور اپنے حضرت کی شان و شوکت و عظمت کیلئے گپ شپ گھڑتا۔ اور پھر اب سُلطان روم جیسے بادشاہ کیلئے ہندی وغیرہ ممالک کے محمدیونکو چندہ جمع کرنے اور سُلطان کو مدد دینے کیلئے اُبھارتا ہے۔ افسوس ہے کہ وہ ایسے اغراض رکھکر دین کی آڑ میں نفسانی خواہشوں اور خودغرضیوں اور مسئلہ جہاد کو بھی پیش کرکے دینے اور دنیا کمانے کے لئے اپنی اصلی بنیاد اور اصولوں کو بالائے طاق رکھکر ناحق بہتان لکھتا اور دھمکاتا ہے جیسا کہ ظاہر ہے*

چنانچہ جب سے یونان و روم کی لڑائی شروع ہوئی ہے تب سے یہہ بیچارہ چڑیا کی طرح گلا پھاڑ پھاڑ کر روتا اور چلاتا اور غل مچاتا ہے کہ اسلام برباد ہوا۔ محمدی تباہ ہوگئے۔ بیوائیں سرد آہیں نکالتی ہیں۔ عیسائیوں نے یہہ کیا وہ کیا۔ مسلمانو دل کھول کر سلطان المعظم خلیفہ وقت کی جو حافظ حرمین شریفین ہیں اُنکی مدد کرو روپیہ و مال سے اپنی جانوں کو اُنکے لئے دیدو۔ اور برٹش گورنمنٹ سے نہ ڈرو۔ علاوہ ازیں یہ اخبار بے تحاشا محمدیوں کی رائوں کو اور خبروں و مضامین کو (جو احاطہ کھول سے باہر ہیں) جسمیں کہ سلطان روم کی ذراسی بھی تعریف ہو خواہ وہ جھوٹ ہی ہو فوراً چھاپ دیتا ہے اور نہیں سوچتا کہ خدا کے حضور پیر اور سلطان روم اور ظالم محمدی ترکونکا بھی ایکدن حساب و انصاف ہوگا اور وہ احکم الحاکمین بادشاہوں کا بادشاہ (خدا)

جسکی نظر روم اور ہند و تمام دُنیا پر پڑ جاتا ہے کہ اُس کے لوگ کون ہیں اور کون کون اُس کے حکموں پر چلتا اور کون ظالم اور کون مظلوم و ستم رسیدہ ہے۔ مذکورہ بالا نام کے اخبار کی رونق عیسائیوں کے برخلاف لکھنا اور عیسویت پر حملہ کرنا اور ہمیشہ ربنا المسیح کی توہین و مذمت کرنا اور واہی تحریر کے حاشیہ چڑھانا ہے۔ چنانچہ حال میں ۸ مئی ۱۸۹۷ء کے اخبار میں اور مضامین کے علاوہ ایک مضمون بعنوان "خلافت عثمانیہ کی حمایت کا جوش عرب اور مصر میں" پیسہ اخبار سے نقل ہو کر شایع ہوا ہے جسمیں راقم مضمون تمام دُنیا کے مسلمانونکو اُبھارتا اور مشتعال دلاتا ہے۔ کہ سلطان کی لڑائی میں حصہ لو اور لبستہ ہو یا بند خلق خدا کا خون کرتے جاؤ تمہیں باز پرس نہ ہوگی اور دُنیا کی تواریخ میں خونخوار بدو کے نام سے نامری حاصل کرو اور پھر آپ مضمون میں بڑے جوش سے خونخواروں کی تعداد کو ظاہر کرتے ہیں۔ کہ قولہٗ حال میں مجھکو ایک پرائیویٹ ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حمار اور بن رشید وغیرہ کے سرداروں نے جس کے زیر فرمان بارہ لاکھ بدو خونخوار ہیں حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کے حضور میں درخواست کی ہے کہ اسوقت یونان وغیرہ عیسائیوں کی بے اعتدالیاں اور گستاخانہ حرکات حد اعتدال سے تجاوز کر گئی جاتی ہیں جن کو سنکر مسلمانوں کو نہایت رنج اور افسوس ہوتا ہے۔ پس ہیری اور میرے ساتھ بارہ لاکھ خالص عربوں کی دلی آرزو یہہ ہے کہ خداوند جل و علا کی ذات پر بھروسہ کرکے حضور علم جہاد بلند کریں اور ہمارے پیغمبر محمد کا مقدس جھنڈا جس پر سال ہا سال تک فتح و نصرت قربان ہوتی رہی ہے میدان جنگ میں لائیں خدا سے اُمید ہے کہ اسلام کی ابتدائی فتوحات کے نمونے اسوقت دنیا کے سامنے آئینہ ہو جائینگے"*

اقولہ۔ (۱) بھائی محمدی صاحبان کیا لکھکر ہنس رہے ہو جو مرضی ہو کرو مگر یاد رکھو کہ یہہ آزاد گورنمنٹ کا زمانہ ہے جسمیں آپکو کھلم کھلا یہہ لکھنے کا حوصلہ پڑتا ہے۔ اور ایسی واہی تباہی فضول تحریر لکھ مارتے ہو اور آرام و آزادی اور خیرخواہی و سلامتی کے سایہ میں رہکر بھی ایسے بہتان لگاتے اور اپنی جبلی عادات و خصائل کے غرور کی تلوار سے گلے کاٹتے ہو۔ حیف صد حیف خداوند کو یاد کرو۔ اور خود غرضی کے لباس کو اُتار پھینکو اور تعصب کی سُرخ عینک کو اُتار دو تاکہ تمہاری بینائی اور ہمت اور دنگی بہتری و بہبودی کیلئے اثر پذیر ہو اور جو کچھ دوسروں کیلئے کر سکتے ہو بغیر امتیاز مذہبی کرو اور خونخواروں کی تعداد دکھلا کر گورنمنٹ کو نہ ڈراؤ۔ نہ جہاد کی چھڑی کو اونچا کرو ورنہ ہلاکت ...... پہلے نمک حلالی و وفاداری سرکار کیلئے دیجئے تحت اب ہو ظاہر کرو اور اُنکی خیرخواہی چاہو اور حاکم وقت کیلئے دُعا خیر کرو اور اپنے غضب و غصہ و عناد کو ترک کرکے صلح و سلامتی سے رہو۔ افسوس ہے کہ خیرخواہ بنکر دشمنی کرتے ہو۔ وفادار بنکر بے وفائی ظاہر کرتے ہو۔ اپنے آپکو ظاہر کرکے آخر بزدل حلیم اور صابر کے بدلے گرگ مسکین کا لباس پہنکر ناخن سے گوشت اُتارتے ہو۔ افسوس اسلامی حالت پر کہ دوسروں پر عیب و بہتان لگاتے اور ظالم و بے ایمان بیان کرتے اور بتاتے ہو حالانکہ آپ خود ...... صاحب سن انجیلی تعلیم کے آگے سلطان روم جیسے سینکڑوں کینہ دوز۔ حاسد۔ متعصب و خودغرض و حریص و شہوت پرست مسیح کے برخلاف بکنے والے اور انجیل کو تحریف شدہ بتلانے والے اور انجیل کے اور کتب خانوں کو جلانے والے اور مسیحیوں کو برباد و تہ تیغ و شکنجوں میں کھینچنے والے اور طرح طرح کی سینکڑوں صعوبتوں اور اذیتوں میں ڈالکر زندگیوں کو لینے والے۔ زمین کے اوپر خداوند ذو الجلال کے سامنے برباد ہوگئے اور آج اُنکا نام و نشان باقی نہیں ہے۔ اُنکی اولاد برباد اور علاقہ ملک کی بربادی ہوئی اور انہیں جنگلی جانوروں نے غول کے غول ہو کر سیر کی اور اُنکے محلوں میں اُلو اور چمگادڑوں نے آرام کیا اور سب شان و شوکت جاتی رہی اس لئے کہ وے خدا کے فرمان اور مسیح کے برخلاف تھے اور مسیحیوں کے ستانے والے اور انجیل کے برباد کرنے اور مسیح کے نام و نشان کو مٹانے والے اور ظالم و بے رحم متعصب و شہوانی تھے تو کیا سلطان روم کو خدا چھوڑ دیگا اگر وہ مذکورہ بالا خصائل والے بادشاہوں میں سے ہے نہیں ہرگز نہیں۔ پر اگر سلطان سچ مچ خدا کا ہو سکے تو بچ جاویگا ورنہ ...... برباد و ہلاک*

(۲) چونکہ بموجب قول اخبار محمدی ہند میں سات کروڑ





محمدی کلمہ گو ہیں چاہئے کہ پہلے انکی اصلاح و مدد کیلئے بیڑا اُٹھایا جاوے اور انکی خستہ حالت درست کیجاوے۔ اور اپنے روپیہ مال۔ جان کو کہ ملیح ویب۔ سلطان روم کی امداد میں خرچ نہ کرو جب تک کلی تشفی اپنوں سے نہ ہو جاوے غیروں کیلئے اشتعال و جوش اور غرور لاف وگزاف مگر اپنے مُلک کی بربادی۔ یہہ کیا عقل ہے؟ جوش کو چھوڑو خدا کے آگے سرنگوں ہو کر دعا مانگو کہ وہ ہمارے مُلک سے کال۔ مری وبا۔ بدعت۔ جُدائیاں وجھگڑے۔ لڑائیاں دور کرکے ابھی اسکا (خداوند مسیح) وقت قریب ہے کہ تشریف لاوے اور جو اُس کے نافرمان ہیں اُن پر غضب ولعنت پڑے۔ بچنے کیلئے تیار رہو اور ڈرتے اور کانپتے رہو ورنہ ہلاکت۔

(۳) دُنیا کی تواریخ۔ قومی مذہبی تواریخ کو پڑھکر دیکھلو کہ پہلے زمانے میں لوگوں نے چندے جمع کئے مال و دولت دئے بچوں کی قربانیاں چڑھائیں۔ آپ تلوار کے او پنچے کھیلے کہ ہمارے خیال کے مطابق ہمارا مذہب اور ہمارا بادشاہ اور ہمارا سب کچھ مگر نہیں وہاں روحی سلطنت ہی تو راج نہیں کرتی تھی پر خدا کی بادشاہت اُسکا حکم اُسکا رول اُسکا قانون سب صادق اور برحق ہے اس سلئے وے لوگ جو اپنے خیال کے مطابق اپنے لئے سب کچھ مانگتے اور چاہتے تھے آناً فاناً برباد ہوئے اور کسی اور کے سپرد ہوگئے سو کیا اُن لوگوں میں سے یہہ سلطان روم نہیں اور کیا اِسکے خونخوار وبے رحم ظالم ترک نہیں ہیں۔ اگر وہ ویسے ہو ویں جنکا اوپر ذکر ہوا تو خطرہ! خطرہ!! خطرہ!!! اور ہلاکت! ہلاکت!!۔

(۴) جبکہ تمہاری غیرتیں اپنے آبائی خاندانوں کیلئے نہیں تو سُلطان کیلئے غیرتمند بنوگے تو کیا ہوگا۔ جب تک تمہاری غیرت پنجاب و ہند کیلئے اور موجودہ گورنمنٹ کیلئے نہ ہو تو آپکو جینا بھی حرام ہے۔ کیونکہ ایسے جینے کی عزت غیر مُلک کیلئے جینے سے مرنا بہتر۔ نظر اوپر اُٹھاؤ اور دیکھو اسلام کہاں اور کدھر جاتا ہے۔ اُٹھو اور اسلام کی ردی حالت اور ڈوبتی ناؤ کے لئے حامی ومددگار بنو اسلامی اخوت ملک وقوم پر ثابت کرو اور اپنے اور دوسروں کیلئے مفید ظاہر کرو۔ ٹرکی کمزور ہوگئی خدا کا غضب دُنیا و آخرت کیلئے تیار ہے "توبہ کرو آسمان کی بادشاہت نزدیک ہے" ورنہ مجھے خطرہ ہے کہ خدا کے غضب کا پیالہ تم پر اُنڈیلا جاوے جیسا کہ سہ

ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں ناؤ کاغذ کی کبھی چلتی نہیں

(۵) خدا جانتا ہے کہ عیسائیوں کی بے اعتدالیاں بڑھگئی ہیں یا خونخوار سلطانی ترک رومیوں کی بیجا الزام نہ لگاؤ نہ بیجا مداخلت کرو۔ مسیحیوں نے کیا تمہارے ساتھہ بُرا سلوک کیا۔ آئے دن تمہارے فساد اور سب اور الزام عیسائی لوگوں پر وائے افسوس تمہاری خود بینی پر۔ یہہ تمہارے یتیم بچوں کی پرورش کرتے بیواؤں کی خبرگیری۔ بیماروں کی بیمارپرسی۔ اندھوں۔ لنگڑوں۔ اپاہجوں کی خوراک وتعلیم دینے کیلئے روپیہ خرچ کرکے اُستاد رکھتے اور کتابیں دیتے اور مذہبی اور اخلاقی خیال تمہارے سدھارنے کیلئے طرح طرح کے سامان مہیا کرتے اور ان سب کا نفع یہہ کہ ہمارا قرآن کہتا ہے "وَقَتِّلُوا الْمُشْرِكِين" "قتل کرو مشرکوں کو" واہ آنحضرت جیسے بے علم کو بھی دین عیسوی کی صداقت کی شعاعوں اور عالمگیر اور صلح کل اصول نے ہی جگایا تھا۔ ورنہ اُنکی ذات سے الہام کہاں معجزہ کہاں حلم وبردباری کا نام ونشان نہیں جب پیشروں میں نہیں تھا تو کب ہوسکتا ہے۔ کہ پیراؤں میں ہو۔ ایک مثل مشہور ہے۔ گرو جنہاں دے ٹپنے چیلے جان شڑپ۔ نوحہ اور واویلا وغم آنحضرت وقوم وسلطان وترکوں واپنے مُلک کیلئے کرو کیونکہ مکاشفات ۱۳: ۱۰ آیت میں یوں مرقوم ہے کہ اگر کوئی قید لیونیکا غول اکٹھا کرلاتا ہے سو قید میں پڑے گا اگر کوئی تلوار سے قتل کرتا ہے تلوار سے ہی قتل ہوگا مقدس لوگونکا صبر اور ایمان اسی میں ہے۔ تمہارے سارے خون کئے ہوئے چلاتے ہیں توبہ کرو تاکہ تم آیندہ گناہ نہ کرو اور اگر کوئی گناہ کرے تو یسوع مسیح جو صادق ہے باپ کے پاس ہمارا شفیع ہے اور وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے نفقط ہمارے گناہونکا نہیں بلکہ تمام دُنیا کے گناہونکا بھی۔ ایوحنا ۲: ۱ سے ۳ تک سو باز آؤ توبہ کا دروازہ کھلا ورنہ ہلاکت بربادی۔

(۶) ذرہ سی بات کو شائع اور مبالغہ سے بیان کرکر اور سچ و جھوٹ ملاکر قوم کو اُبھارنا و سلطان کی مدد کیلئے ترغیب دینا چھوڑ دیجئے اور چودھویں صدی کیلئے چندہ جمع کرنا شروع کرو اسلئے کہ اس کی علت غائی تو تمہاری ترقی او سلطان کی مدد ہے اسوقت پھر مجھے ایک بزرگ کا قول یاد آیا ہے کہ بادشاہے کہ طرح ظلم فگند۔ ❊ زردبنی کہ پائے مُلک خویش بکند ❊

ظلم صرف فرماں رواؤں اور بادشاہوں سے خصوصیت نہیں رکھتا بلکہ ہر ایک شخص سے جس نے جامہ حیات انسانی پہنا ہے خواہ وہ حکومت حاصل رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو کیونکہ شخص غیر کا حق چھینتا ہو یا بیگانے ننگ وناموس پر دست درازی کرتا ہے یا ایسا کرنیکا ارادہ رکھتا ہے وہ ایک قسم کا ظلم کرتا ہے۔ سو کیا ظالم بے رحم ترکوں کی خونریزیاں صفحہ تاریخ سے جلد مٹ جائینگی۔ او ہو غضب تیار ہے کہ ایسے ظالم برباد ہوں۔ ہندی محمدی صاحبان خواب خرگوش سے جاگئے اور چاروں طرف خدا کے برخلاف یورش باندھنی چھوڑ دو اور ناحق ظلم پر آمادہ نہ ہو بلکہ واجبی طریق سے امداد وامداد جہاد کا علم خدا کا خوف رکھکر تیار کرو ورنہ ہلاکت بربادی ....

(۷) ایڈیٹر چودھویں صدی صاحب ہم کو جب ہم راولپنڈی تھے یاد ہے اور گفتگو بھی آپ سے ہوئی تھی۔ مزراصاحب تو ہیکڑمی سے باز نہ آئے بھلا شاگرد کب آئینگے۔ انصاف کو مد نظر رکھو اور ایڈیٹری کے منصب کو بغیر تعصب کے پورا کرو اور جو مدعا اخبار کے ہیں اُن سے دور ہوکر مضامین نہ بھر گھسیٹو اگرچہ عالم نہیں نہ علمیت کا دعوے پر تو بھی اگر آپ ایسے ہی سیاہ ورق کرکے پبلک کو دھوکہ دینگے تو ضرور ہم بھی کچھ لکھینگے۔ آخر میں ہماری دعا ہے کہ اے قدوس پاک خدا رحیم وخالق۔ سلطان روم پر رحم فرما اور اُس کی رعایا پر کہ وہ تیری ہووے اور قرآنی تعصب والی زندگی کو چھوڑے اور چھوڑا ئے اور تو اپنا فضل دنیا کے محمدیوں پر اور چودھویں صدی کے ایڈیٹر صاحب پر خاصکر کے نازل کر اور اپنے پیارے بیٹے یسوع مسیح کے طفیل اُنکو بچا اور اپنی حفظ وامان میں رکھ کر دے تیرے ہو ویں اور وے سب اپنے گناہ کا اقرار کرکے تیرے زیر سایہ صحیح وسلامت رہیں اور تیرے

تضحیک کے پیالے سے ساری دنیا کو محوی بچ جاویں اور ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہوکر تیری تعریف کریں۔ آمین! آمین!! آمین!!!

بی۔ اے۔ شرف۔ از پسرور۔

جنگ روم و یونان کی تازہ ترین تار خبریں

لندن ۲۷ مئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کل طاقتیں متفق ہو گئی ہیں کہ روم ہینبرگ کے پرنس فرانسس جوزف کے کریٹ کے گورنر مقرر کئے جانے پر متفق ہو گئی ہیں۔

متفقہ چٹھی کی نسبت جرمنی کی رضامندی خاصکر روس کے ذریعے حاصل کی گئی تھی۔

جرمنی کی خواہش تھی کہ تاوان کے سوال کے فیصلے سے پیشتر یونان کی مالی حالت مضبوط بنیاد پر رکھی جانی چاہیے اور جرمن کے قرضخواہوں کی خاطر جمعی بھی ہو۔

لندن ۲۷ مئی۔ خبریں پہنچی ہیں کہ افواج کانگو جنھوں نے حال میں بغاوت کی ہے علاوہ افسران بیرن دھنیر کی فوج کے بیس گورے نان کمیشنڈ افسروں کو قتل کر ڈالا ہے۔

لندن ۲۸ مئی۔ سٹینڈرڈ بیان کرتا ہے کہ باب عالی نے فیصلہ کیا ہے کہ یونانیوں کے ساتھ التواء جنگ کے عہد و پیمان پر وقت کی قید نہ لگائے لیکن تھسلی کے چھوڑ دینے کے سوال پر بحث کرنے سے بھی انکار کرتا ہے اور معاملے طاقتوں کی سالسی پر چھوڑتا ہے۔

ٹائمز کا کارسپانڈنٹ مقیمہ ایتھنز بیان کرتا ہے کہ بعض طاقتیں خواہش ظاہر کرتی ہیں کہ جب تک یونان تاوان جنگ ادا نہ کرے ترکوں کے قبضے میں تھسلی رہے۔ برٹن اس پر سخت مخالفت کرتا ہے۔

باغیان کریٹ پھر جاگ اٹھے ہیں اور رتھو کے گرد نواح پر توپیں چلاتے ہیں۔

لندن ۲۸ مئی۔ یہہ بالکل سچ ہے کہ برٹن مخالف ہے کہ ترک تھسلی پر زیادہ قبضہ رکھیں لیکن یہہ خبر کہ لارڈ سالسبری نے اور طاقتوں سے صلاح مشورت کے چھوڑنے کی دھمکی دی ہے بالکل بے بنیاد ہے۔ صلاح مشورہ طاقتوں میں صفائی سے جاری ہے۔

لندن ۲۸ مئی۔ طاقتوں کی متفقہ چٹھی کا جواب باب عالی نے دیدیا ہے۔ اس جواب میں صلح کے عہد و پیمان پر بحث نہیں کی گئی ہے۔ مگر طاقتوں کے سفیروں سے صلح مشورہ کی رضامندی سلطان کی طرف سے ظاہر کی گئی ہے جس وقت جنگ کے التوا کے قاعدے قواعد عمل میں آویں۔

آخر میں یہہ خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ صلح نامہ مقام فرسالہ میں کیا جانا چاہیے۔

یونان کی عرضداشت میں جو طاقتوں کے پیش کی گئی ہے سرحد کی درستگی پر اعتراض کیا گیا ہے اس بنا پر کہ ایسا کرنے سے نئے حفاظتی قلعوں کی تعمیر ضروری ہو جاویگی اور اس تازہ خرچ کی زیرباری اٹھانی پڑیگی۔

عرضداشت میں یہہ بھی کہا گیا ہے کہ یونان صرف تھوڑا سا تاوان دینے کے لائق ہے اور کہ یہہ ناممکن ہے کہ تاوان اور قرضخواہ دونوں کے درتوں بھگتے جاویں۔

تھسلی میں ترکی فوج استقلال سے بڑھائی جارہی ہے اور اب وہاں تخمیناً دو لاکھ سپاہی موجود ہیں۔

لندن ۲۹ مئی۔ سالسی کی امیدیں قرار دہ نہیں سمجھی جاتی ہیں کیونکہ دقتیں قسطنطنیہ اور ایتھنز میں پیش کی جاتی ہیں۔

لندن ۳۰ مئی۔ سفیران طاقتہائے نے باب عالی کے خط کا جواب دیدیا ہے کہ وہ التواء جنگ کے تصفیہ کرنے پر کوئی اعتراض نہیں کرتے ہیں اور اس عرصہ سے ایتھنز میں کام شروع کرینگے۔

اِس اثنا میں انکے خیال میں مناسب معلوم دیتا ہے کہ صلح کی شرطوں پر بحث کرنا دفعتاً شروع ہونا چاہیے۔

لندن ۳۰ مئی۔ یونانی مقبرہ ماپی کی حفاظت کا انتظام کر رہے ہیں۔

کریٹی اپنا باغیانہ رخ لئے جاتے ہیں۔

لندن ۳۱ مئی۔ یونانی افسر سرحد کی طرف روانہ کئے گئے ہیں کہ دیکھتے رہیں۔ کیونکہ خبر ملی ہے کہ ترکوں نے حد بندی پر شرط کو توڑ ڈالا ہے۔

باشی بزو کرنے کنڈیا کے متصل ایک گاؤں میں پندرہ عیسائی قتل کر دئے ہیں۔

سٹینڈرڈ خبر دیتا ہے کہ یونان کے پرنس جارج نے زار روس کو تار دیا ہے کہ یونان کی خاطر بیچ بچاؤ کرے اور صلح کے شرائط سلطان روم پر لگاوے۔

ایک شاہی اشتہار یا ضابطہ جاری کیا گیا ہے جس میں پندرہ روز کا التوا جنگ ۲۰ مئی سے لے کر منظور کیا گیا ہے اور اگر اس اثنا میں صلح کے شرائط کا فیصلہ نہ ہوا تو یہہ التوا اور بڑھایا جاویگا۔

لندن جون ۱۔ مسٹر کریٹ مید پیش کو معلوم دیتا ہے کہ اکثر باغی اس جزیرہ کے خود مختار رہنے پر راضی ہیں بشرطیکہ ترکی فوج واپس بلالی جاوے۔

لندن جون ۱۔ ہینبرگ کا پرنس فرانسس جوزف کا طاقتوں سے گورنر کریٹ انتخاب کیا جانا بے بنیاد ہے۔

پادری حمید الدین صاحب سالک مشن پسرور کی تبدیلی پسرور سے راولپنڈی میں ہوئی ہے۔

وغیرہ اس کونسل کے ممبر ہیں اور انکے کام انکے لئے زیادہ مفید ہیں چاہئے کہ تمام چرچ کمیٹیاں اپنی آمدنی بڑھانے میں کوشش کریں اور اپنی اپنی سالانہ آمدنی کا نصف روپیہ کونسل کو دیں اور نصف میں جس طرح ہو سکے اپنے کام چلائیں اور اپنے اپنے سالانہ حساب اس کو دیا کریں تاکہ معلوم ہو کہ خرچ کیونکر ہوتا ہے۔

اب آخری بات ایک اور ہے کہ اس کونسل کے بارہ میں ابتک بعض لوگ واقف نہیں ہیں کہ یہ کیا ہے چاہئے کہ کونسل کی طرف سے ایک مختصر رسالہ لکھا جائے اور اُس میں بتلایا جائے کہ اس کونسل سے کیا مراد ہے اور کہ اس میں کیا فوائد ہیں اور اس کی مدد ادنیٰ و اعلیٰ سب لوگ کیونکر اور کہاں تک کرنے سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس رسالہ کی تاثیر عمدہ ہوگی۔

(ب)

ڈاکٹر عنایت اللہ ناصر صاحب کا مضمون رسالہ مسیحی بابت مئی اور نور افشاں مطبوعہ مئی میں چھپ چکا ہے اسلئے یہاں درج کرنیکی ضرورت نہیں

کیا موجودہ سکول ہماری ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں؟

از پادری ودھا وامل صاحب

اوّل۔ تعلیم یعنی ایڈوکیشن کی بابت یہہ بالکل درست ہے کہ ہندوستانی کلیسیا کے لڑکے اور لڑکیاں ہی وہی ہیں جن سے ہماری کلیسیا کی بڑی بڑی اُمیدیں بر آسکتی ہیں۔ اور وہ مضبوط اور پایدار اور خودمختار کلیسیا ہو سکتی ہے انکے لئے اعلیٰ مدرسے اور کالج اور لائق اُستاد نہایت ضروری ہیں۔ تاکہ ہمارے بچے عقل اور علم اور ہنر و حکمت اور دستکاری وغیرہ میں ترقی پر ترقی کریں وہ اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کو معلوم کریں اور خداوند کے کلام اور اُسکی پہچان میں بڑھیں اور بعض خداوند کی خدمت کو اختیار کریں اور بعض کسی قسم کی سوداگری اور نوکری وغیرہ کر کے خودمختار بنیں۔ اپنا بوجھ خود ہی اُٹھائیں۔ اور کلیسیا کے خادموں کی مدد بھی کریں۔ اور یہ سب ملکر خداوند کا جلال ظاہر کریں۔

دوئم فی الحقیقت ہمارے پردیسی دوستوں نے جو کچھ ہمارے لئے کیا اور جو کچھ کہ وہ کرنا چاہتے ہیں ہماری روحانی اور جسمانی بہتری کو مدنظر رکھتے ہیں گو انکے خیالوں اور کاموں میں چند نقص بھی ہوں مگر اس طرح کے نقصوں سے خالی ہم بھی نہیں ہیں۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ ان عزیز پردیسی دوستوں کے سبب سے اور ان مدرسوں کے طفیل سے ہمکو اور ہمارے بچوں کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ روحانی اور جسمانی برکتیں ملی ہیں آج اس پنجاب کی تاریکی میں کئی ایک نور کی مانند چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور ہم اپنی بڑی شکرگذاری ظاہر کرتے ہیں۔ مگر اور بہت کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

ایجنٹوں کی رپورٹیں

اجنالہ

از پادری میاں صادق پاسٹر اور سناد

اس سال یہہ بات بہت افسوس کے ساتھ مجھکو کہنی پڑتی ہے کہ قحط سالی کی مصیبت نے ہماری دیہاتی کلیسیاؤں پر ایسا بڑا اثر کیا ہے کہ بہت لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر دوسری جگہوں کو جہاں گذارے کی صورت دیکھی چلے گئے۔ اسواسطے جماعتوں کی رونق بہت گھٹ گئی ہے یہہ بڑی شکر کی بات ہے کہ کلارک آباد میں لوگوں کے آباد ہونیکی ابتک گنجایش باقی تھی گھوگا اور تلہ سے کئی خاندان وہاں جا بسے ہیں پادری ٹامس ہاول صاحب نے انکے سنبھالنے میں بہت مدد کی ہے میں انکا بڑا شکرگذار ہوں۔ اس سال ہمارا دیہاتی گشت بہت خوشی کے ساتھ تمام ہوا یعنی خدا کے فضل سے ہر ایک پنڈ میں انجیل مقدس کی منادی کی گئی صرف ایک پنڈ میں مسلمانوں نے ہمارے ساتھ بہت سختی کی تین جائیوں کو مارا انکے بجائے کہ سب چھین لئے اور توڑ ڈالے انکی جوتیاں اور کپڑے بھی لیلئے اگر وہ ہماری چیزیں ہم کو دیدیتے تو ہم درگذر کرتے۔ بلاچاری ایک تھانہ دار کی مدد کی ضرورت ہوئی جس نے کہ ہماری چیزیں ہم کو واپس دلائیں اُس وقت کئی نمبردار مسلمانوں کی مدد کو ہمارے ڈیرے پر آئے ہوئے تھے اور تھانہ دار بھی اُن میں حاضر تھا تھانہ دار نے ایک بھائی کی تسلی کیواسطے جس کو اُنہوں نے مارا تھا کہا کہ میں نے بھی کچھ کچھ تمہارا بدلہ لیا ہے یہہ سُنکے اُس بھائی نے چوٹ کے درد کے سبب دھیمی آواز سے کہا کہ تھانہ دار صاحب بدلہ کا مضموں لینا مسیحی مذہب نے ایسا کیا سکھایا نہیں کرنا چاہیئے۔ اس پر ایک نمبردار نے زور سے کہا تھانہ دار صاحب کلمہ محمدی سوں اپنا نذر دین سچا ہے۔ اس سے ہم لوگوں کو بڑی خوشی ہوئی کہ خداوند کے نام کی بزرگی گئی۔ اس دورے میں کئی پنڈوں کے مہتروں نے درخواست کی کہ ان میں سکھلانیوالے مقرر کئے جاویں۔ مگر افسوس کہ ہمارے پاس اتنے کام کرنیوالے ہی نہیں کہ سب جگہہ مقرر کر سکیں لیکن جب موقع ہوا انکی درخواست ... پوری کرنی لازم ہے خاصکر اُستادوں کی اشد ضرورت ہے جو ہندو مسلمانوں میں کام کریں کیونکہ ... منظور اس اس جہان سے کوچ کر گیا اور بھائی ولسن دوسری جگہہ چلا گیا سو اب کام کرنے والوں کی بڑی قلت ہے۔

ہمارے دیہاتی مدرسوں کی حالت اور بھی خراب ہو گئی ہے اس لحاظ سے کہ مولا لڈالہ اور کامل پور شفر کے نزدیک



دیں اور یہاں سے مشن بجائے بخوبی ان کی نگرانی کر سکتا ہو خط لکی مس صاحبہ کو سونپ دیئے اور اُنہوں نے اس شرط پر انکو اپنے ذمہ لینا منظور کیا کہ سرکاری امداد سے انکا خرچ پورا ہو جایا کرے یہ انتظام ہنوز پختہ نہیں ہو چکا تھا کہ محلہ انوالا کے اُستاد کی خرابی کے سبب سرکاری مدد بالکل بند ہو گئی اور کامل پور سکول بھی اپنی پست حالت کے سبب کافی مدد حاصل نہیں کر سکا پس وہ دونوں مدرسے چھوڑ دیئے گئے۔ بیسر اگھوگا سکول عیسائی لڑکوں کا ہے اُستاد کی غلطی یا سُستی سے اُسکو بھی نقصان پہنچا تھا پر ہمارے بزرگ پادری گرے صاحب کی مدد سے وہ رفع ہو گیا پھر بھی اور آفت آگئی کہ مدرسے کے لڑکے اپنے والدین کے ساتھ دوسری جگہوں کو چلے گئے اور تعداد طلبا اس قدر گھٹ گئی کہ سرکاری امداد کی اُمید کم ہے ۔

ہمکو نارووال کے مشن کا نہایت شکر گذار ہونا چاہیئے کہ انہوں نے دیر سے ہمارے لڑکوں کو کھانا کپڑا دیکے پالا اور اُنکی تعلیم کرتے ہیں چنانچہ اس وقت نو لڑکے ہمارے علاقہ کے وہاں پڑھتے ہیں۔ صرف فیس اور کتابوں کی قیمت ہمکو دینی پڑتی ہے باقی سب اُن کی مہربانی ہے اس سال دو لڑکوں نے اپر پرائمری کا امتحان دیا جھنڈو فیل ہوا اور رشتہ پاس ہوا اب میں سندر کو اجازت دیں اپنے پاس رکھونگا کہ بھائی نگ کے ساتھ کام سیکھے ان لڑکوں کی بابت خدا کے فضل سے میری بڑی اُمید ہے وہ روحانی فضل کی گویا پنیری ہیں جس سے بڑا کام ہوگا ۔

اس سال کُل اٹھارہ اِصطباغ ہوئے تین بالغ اور پندرہ نابالغ اور کُل تعداد عیسائیوں کی اسوقت ۲۸۶ ہر خطر اس شمار سے باہر ہیں کیونکہ وہ مس ہیولٹ صاحبہ کی جماعت میں شمار ہوتے ہیں اور موضع ڈلّا و کھانی کی جماعتیں کلیسیا سے خارج کی گئیں کیونکہ انہوں نے نہ صرف دین مسیحی سے لاپروائی کی پر بُت پرستی میں بھی پھنس گئیں۔ گرجہ کا چندہ ہوا ۱۲۴ اس میں سے چرچ کونسل کو ۵۰ باقی کل خرچ کیواسطے ۱۲ کافی نہ ہوئے ۔

امرتسر

از منشی فضل الدین - پاسٹرل اسسٹنٹ

خدا کا شکر ہو کہ میں بیمار مسیحیوں کی خدمت۔ مسافران کی خاطر داری اور دیگر کاموں میں پادری گرے صاحب کی مدد کرتا رہا ہوں بازار میں منادی بھی کی اور دو سندر دیہیوں میں بشارت دینے کا اچھا موقع بھی ملا بائبل سوسائٹی کے رسالے بھی تقسیم کئے۔ اور امرتسر کے گرد نواح کے دیہات میں ہفتے میں ایکبار منادی کرنے جایا کرتا ہوں ۔

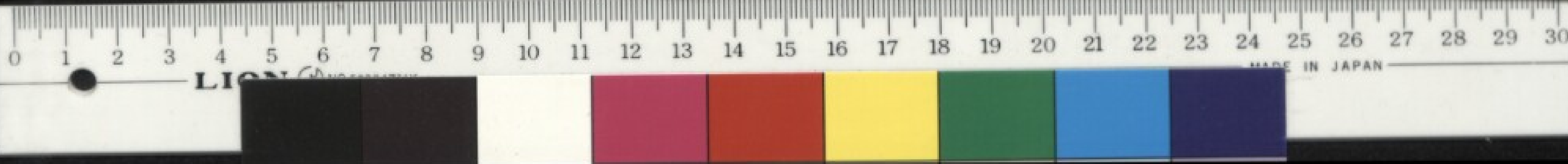
پہلے وہ جہان تھے جلائے گئے تھے سی ایم ایس مشن بند ہیں کلیسیا کے نقشہ میں ہیں جب سے ہم نے سنا تھا کہ چرچ کمیٹیوں سے ساتھ کو روپیہ اسی مسلہ کے لئے اور جو اس فنڈ سے اسقدر روپیہ لیا گیا ہے وہ کبھی گیا۔ اب تک سننے میں آتا ہے پس اگر ہم لوگ مناسب تدبیریں کر کے نا چار رہتے تو پھر ہمیں کہنا مناسب تھا کہ کیا ہیں کہ ترقی ہو یا نہ تو یہی بات کہنا لازم ہے کہ کوشش نہیں ہوئی اب کوشش شروع کریں ۔

دُعا کرو کہ خداوند مسیح جس نے ہندوستان میں کلیسیا پیدا کی ہے اپنی اس کلیسیا کے انتظام کیلئے کسی آدمی کو بھیجدے جو کہ اس ہندوستانی پراعلم پرچل کو تعمیر کیلئے دلسوزی سے خود کام کرے اور تجھے اسرائیلیوں کی روح کو اُبھارے کہ ہم سب یہاں کے ساتھ خدا کے وعدوں پر بھروسہ کرکے کربستہ ہوں اور ہر کوئی کچھ کام اس مقصد کے متعلق کیا کرے تب ضرور یہ عمارت اُٹھیگی اور خداوند اس عمارت کو جلال سے معمور کریگا ۔

فی الحال تین باتوں پر فکر چاہیئے (۱) سب بڑے کام جو دنیا میں نظر آتے ہیں خاص آدمیوں کی کوششوں اور محنتوں کا پھل ہیں چرچ کونسل خود یہ خود کیونکر ترقی کرے جب ہم اُسکے لئے کوششیں اور کوشش کنندہ نہیں ہیں برس گذرے جب پہلے جلسہ ہوا اسوقت میں نے یہی باتیں سنائی تھیں کہ ایک خاص آدمی اسکے لئے چاہیئے کچھ تو جہان باتوں پر نہوئی اس لئے ہنوز روز اوّل رہا ہے سچ ہے کہ کہ بغیر تحریک روح کون اُٹھ سکتا ہے جبتک کہ خدا کی روح اُسے نہ اُٹھا دے اور جیسے وہ اُٹھائیگا اسے وہ راہ میں بھی دکھائیگا اور کامیابی بھی بخشیگا اسلیئے ہم سب بدل و جان اپنی اپنی روح میں خدا باپ کی طرف متوجہ ہو کے کہیں کہ اے خدا تو اپنے فضل سے اس کونسل کی مدد کیلئے کسی اپنے بندہ کو (مثل نحمیاہ) کے اُٹھا اور کامیاب کر یا اُمید تھی کہ اسکا جواب ہم خدا سے جلد پاوینگے ۔

دوسری بات ایک مسئلہ ہے جسپر ہم سب فکر کرکے اسی وقت فیصلہ کریں اور وہ یہ ہے کہ چرچ کونسل کیلئے ایک خاص فنڈ کی ضرورت ہے اب تک کوئی اُسکا خاص فنڈ قائم نہیں ہوا۔ اب اچھا موقع درپیش ہے کہ ہماری ملکہ معظمہ قیصر ہند کا ڈائمنڈ جوبلی ہو جس کے لئے ملک میں خوشی کے انتظام میں اور تمام دیسی کلیسیائیں پنجاب میں اسی ملکہ کے راج میں پیدا ہوئی ہیں۔ اور ہم نے سنا ہے کہ ملکہ معظمہ تحفے تحائف کی نسبت اس سے زیادہ خوش ہیں کہ اس جوبلی پر بعض کار خیر قائم کئے جائیں پس اگر ممبران کونسل کی مرضی ہو تو ابھی ایک چرچ کونسل فنڈ کا شروع ہو جائیگا اور ہم سب باوجود قحط کی تنگیوں کے صاف دلی سے اسمیں کچھ ڈالیں پھر اپنے اپنے علاقہ میں جاکے اس فنڈ کیلئے ایک ایک پیسہ تک بھی جمع کریں اور جو کچھ جمع ہو خداوند مسیح کے سامنے مثل پانچ روٹیوں کے رکھدیں کہ وہ بڑھائیگا اسکا وعدہ ہے کہ خداوند صیہون میں سے تجھے برکت دیگا صیہون کلیسیا ہے خداوند کی روح کلیسیا کے ممبروں کے دلوں میں کام کریگی اور یہ فنڈ قائم ہو جائیگا جسکا اصل کبھی خرچ میں نہ آئیگا جب تک کہ ایک پائدار رقم ہو جائے پھر اُسکے سود سے پاسٹروں کی مدد ہوگی ۔

تیسری بات یہ ہے کہ چرچ کونسل تمام چرچ کمیٹیوں کا مجموعہ ہے وہ اسکو ایک فضول امر نہ سمجھیں اُنہیں کے ڈیلیگیٹ اور پاسٹر



مضامین

ہم چرچ کونسل کی حالت کو کیونکر سدھار سکتے ہیں

مرقومہ جناب پادری عماد الدین لاہز۔ ڈی۔ ڈی

یہ چرچ کونسل پنجاب چوبیس برس سے جاری ہے اس میں روحانی کام تو اچھا ہو مگر روپیہ کی بابت اس میں ابھی کامیابی اب تک نظر نہیں آئی روپیہ تھوڑا ہے اور دہندگان بھی تھوڑے اور اکثر غریب ہیں اسی وجہ سے کہ انکے پاس روپیہ کم ہے بعض نے خیال کیا کہ چرچ کونسل نہ رہے اور بعض نے کہا کہ ضرور وہ قائم رہے اور اسکی مرمت وہ دیکھئے کیونکہ اس کونسل سے دیسی کلیسیا کا چہرا ایک واجبی ولازمی اور عمدہ مقصد کی طرف پھیر گیا ہے دکھا کر کہ انڈین اپسکوپلین چرچ ہو جاوے جسکا نتیجہ دیسی عیسائیوں کی آیندہ پشتیں دیکھیں گی اور خوش ہونگی اور ہماری سوسائٹی بھی اسوقت اپنی محنتوں کا پھل دیکھکے سیر ہوگی پس یہہ سارا مباحثہ کرتے ہیں یا نور ہے ابھی سوسائٹی کے سامنے پر تھوڑے دنوں کے بعد ہم سب اسکا فیصلہ سنینگے ۔

مگر یہہ بھی یاد رہے کہ یہہ چرچ کونسل ہم دیسی عیسائیوں نے شروع میں اپنی طرف سے تجویز کر کے قائم نہیں کی تھی بلکہ سوسائٹی نے یہہ تجویز مناسب جان کے ہمارے درمیان قائم کی تھی اس لئے وہ اسکی مدد بھی آج تک کر رہے ۔

فی الحال مجھے یہہ کہنا ہے کہ کونسل کیونکر ترقی کرے یعنی اسکی آمدنی کیونکر بڑھے ۔ اور بڑھنے سے یہہ مراد نہیں کہ فوراً یہہ کونسل روپیہ والی ہو جائے مگر یہہ کہ کچھ کچھ ترقی سال بسال اسمیں ہوا کرے جیسے بچے بڑھتے ہیں اس کے جواب میں وہی بات کہنا مناسب ہے جو شروع سے سب کلیسیاؤں میں ہوتی آئی ہے اور جو کہ تمام سوسائٹیوں کی بنیادی بات ہے کہ وہ سب پہلے کمزور تھے بآہستگی زور آور اور مالدار بن گئے ہیں مگر یہہ انکا بڑھنا اور پایدار ہونا ایمان اور کوششوں کے سبب سے ہوا ہے بغیر ایمان اور کوشش کے کچھ نہیں ہوا ۔

اب ذرا تامل کے ساتھ فکر کیجئے کہ اس بیس برس کے عرصے میں ہم لوگوں سے چرچ کونسل کے روپیہ کی ترقی کے بارے میں کون کونسی کوششیں ظہور میں آئی ہیں اور وہ کون شخص ہیں جو ان کوششوں کیلئے کمربستہ ہو ہو کے اٹھا تھا میں جانتا ہوں کہ کوئی نہیں اٹھا اور کچھ بھی کوشش نہیں ہوئی

بھڑوال

ازپادری وودھاوامل سینٹ ایونجلسٹ پاسٹر

بفضل خدا ہم نے اپنے علاقہ کے قریباً تمام گاؤں میں دورہ کیا دیگر وقت گردو نواح کے گاؤں میں جا کر منادی کی اور شام کو بہت لوگ ہمارے ڈیرے پر آ کے او خداوند کا کلام اور گیت سنتے تھے ہمکو یقین ہے کہ اس علاقہ میں بھی خداوند کی سلطنت جلد پھیل جائیگی بعض گاؤں میں کئی ایک متلاشی بھی ہیں اور ہمارا کام بڑھتا جاتا ہے ۔

مگر افسوس اس سال رام تیرتھ کے میلہ میں چند دیانندیوں نے ہماری سخت مخالفت کی خصوصاً اُس برہمنی کے سبب سے جو زمستان کے علاقہ سے مسیحی ہوئی تھی ان میں سے ایک میرے منہ پر مارنے کو تھا مگر دوسرے نے اُس کو روکا تاہم وہ دیانندی اخلاق دکھانے سے رہ نہ سکے کہ آخرش اُنہیں سے ایک نے ہمارے ایک مناد کے منہ پر تھوک دیا اور بعدازاں تشریف لیگئے ۔

اس دورہ میں بھی لاہور کے ڈیوینٹی کالج کے طالبعلموں نے ہماری بڑی مدد کی ۔

خدا کا شکر ہو کہ مسیحیوں میں سے بعض نے بڑی روحانی ترقی کی ہے اور اس سال تینتیس بپتسمے اور نو اشخاص مستقیم بھی ہوئے ۔

قحط سالی کے سبب سے گو بہت لوگ بھوکھے رہے مگر مس برج صاحبہ کے نئے ہسپتال کی عمارت بنانے سے بہت غریبوں کی بڑی مدد بھی ہوئی ۔

ویلج مشن بورڈ کے لحاظ سے ہمارے یہاں مدت سے ایک پنچایت مقرر تھی کیونکہ بھڑوال ویلج مشن ہے مگر اب جب پاسٹریٹ کمیٹی مقرر کرنی پڑی تو کچھ مشکل پیش آئی یہہ خیال کر کے کہ کام تو وہی ہے اور ممبر بھی وہی ہیں پنچایت اور چرچ کمیٹی دو دو کا ہونا فضول ہے اب ہم نے پنچایت کے عوض چرچ کمیٹی قائم کی ہے ۔

میری ناقص رائے میں اگر ویلج مشن بورڈ کا تعلق نیٹو چرچ کونسل سے ہو جائے تو بہتر ہوگا یعنے ویلج مشن بورڈ کے جداجدا قاعدے اور قانون جاری کرنا کچھ ضرور نہیں بلکہ پنجاب میں ہر ایک مشن کے کام اور انتظام میں نیٹو چرچ کونسل کا دخل ہونا لازمی ہے ورنہ اُسکا کام اور نہ ذمہ داری بڑھ سکتی ہے اور نہ وہ مضبوط اور پایدار ہو سکتی ہے ۔

کلارک آباد

ازپادری تامس ہال۔ پاسٹر

خدا کا شکر ہو کہ ہماری تمام مشکلات دور ہوئیں اسی کے نام کو ہمیشہ تک جلال ہو ۔

دسمبر ۱۸۹۶ء کے آخیر تک ، ابالغ اور ۸۲ بچوں کو بپتسما ہوا اسکی جماعت مردوں عورتوں اور بچوں سمیت ۶۱۹ تھے ۔

ہر روز صبح و شام بندگی ہوتی ہے اور ہر شام میں تفسیری وعظ بھی کرتا رہا ہوں۔ اتوار کو دونوں دفعہ وعظ ہوتی ہے اور مہینے میں ایک بار عشاء ربانی ہوتی ہے+

منشی عاشق اللہ اور مُونوں بیدر تحصیل چونیاں اور اُس پاس کے گاؤں میں کلام آلہٰی سُناتے رہے ہیں اور ہسپتال میں جسمانی مریضوں کو روحانی طبیب کی بشارت بھی ملتی ہے۔ سنڈے سکول کا کام بھی بڑے شوق و سرگرمی سے ہوتا رہا ہے+

خدا کا شکر ہے کہ اس گاؤں کے مسیحی روحانی اور عقلی دونوں طرح سے ترقی کر رہے ہیں۔ مسیحیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور اُمید ہے کہ دو ایک سال میں محمدی نکل جائینگے اور تمام کاشتکار مسیحی ہو جائینگے۔ مسیحی کھیتی باڑی کا کام اب بڑی محنت سے کرنے لگ گئے ہیں اور ہر روز عبادت میں بھی شریک ہوتے ہیں پہلے لوگوں کے گھر اپنے نہ تھے۔ اب بہتوں نے بنوا لئے ہیں۔ یہ بھی بڑی خوشی و شکر گذاری کی بات ہے کہ اس سال یہاں کے مسیحیوں میں کوئی لڑائی جھگڑے نہیں ہوئے جو پہلے ایک عام بات ہوا کرتی تھی+

چرچ کمیٹی بھی اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے انجام دیتی رہی ہے پادری گرے صاحب مہینے میں ایکدفعہ آیا کرتے ہیں+

خدا کا شکر ہو کہ مسیحیوں کو ترقی کے تمام وسائل میسر ہیں۔ خدائے قادر اس سال بھی ہم پر اپنی برکات نازل فرمائے۔ جو اُس نے پچھلے سال فرمائیں۔ اب میں خدا باپ۔ خدا بیٹے۔ اور خدا روح القدس کے نام پر ختم کرتا ہوں آمین۔+

لاہور

از مسٹر جے۔ برنارڈ۔ سینٹ پاٹر

میرا کام مسیحیوں کے گھر گھر پھر کر اُنکی خبر گیری کرنا ہے بعض اوقات میں سنٹ جانس ڈیوٹی سکول کے طالبعلموں کے ساتھ منادی کیلئے بھی جایا کرتا ہوں۔ مہینے میں ایک بار میانمیر کے مسیحیوں کو دیکھنے جاتا ہوں اور جب کبھی موقعہ ملے تو بندگی بھی کرایا کرتا ہوں۔ کبھی کبھی ہنوس پور بھی جایا کرتا ہوں جہاں چند مسیحی ہیں۔ اس گاؤں میں چند اشخاص بپتسمہ کے جویاں ہیں میں نے اُنہیں کچھ تعلیم دی ہے۔ لیکن اب ایسے شخص کی ضرورت معلوم ہوتی ہے جو برابر جا کر اُنہیں تعلیم دیا کرے ہنوس پور میں ۹ مسیحی ہیں۔ اور میانمیر میں ۲۶۔ لاہور ڈیوٹی چرچ کی جماعت میں ۴۱ مرد ۵۰ عورتیں اور ۱۱۰ بچے یعنے کل ۲۰۹ شخص ہیں+

شملہ

ماخوذ از سالیانہ رپورٹ بابت ۱۸۹۶ء

اپریل ۱۸۹۶ء میں پادری ایچ۔ ڈبلیو۔ وائٹ برکٹ صاحب شملہ میں تعینات کئے گئے اور سینٹ تامس چرچ کے اہتمام میں دیا گیا۔ اور منشی یعقوب خاں سینیئر کیٹیکسٹ چرچ کونسل کی طرف سے اُنکے مددگار مقرر ہوئے+

یہاں کی جماعت کے شہر کا سوائے کیٹی کسٹ کے مشن سے کچھ تعلق نہیں رکھتے بعینہٖ تامس چرچ کی متعلقہ مسیحی جماعت کی تعداد موسم سرما میں ۱۲۹ ہے جن میں سے ۸۶ عشاء ربانی میں شامل ہیں موسم سرما میں ۸۲ اور عشاء ربانی لینے والے ۵۴ +

پاسٹرل کام کیٹی کسٹ کے سپرد ہے۔ اور وہ ہر روز شملہ کے مختلف حصوں میں جہاں چند مسیحی رہتے ہوں مجلس دعائیہ کرتے ہیں۔ مرحوم پاسٹر کی بیوہ مسز ٹیوڈر ز ہر ہفتے عورتوں کی ایک جماعت لیتی ہیں اور اُنہوں نے اپنے مکان میں ایک لوئر پرائمری سکول بھی کھول رکھا ہے+

انجمن پرہیزگاری مسیحان پنجاب کی رپورٹ

از شیخ وارث الدین

پنجاب کے دس مختلف شہروں میں انجمن پرہیزگاری کی شاخیں کھولی گئی ہیں اور اسوقت تک انیس ۱۹ ممبر داخل ہو گئے ہیں+

ذیل کے نقشے سے معلوم ہو گا۔ کہ ہر ایک سٹیشن کے واسطے کون کون سکرٹری ہے اور ممبروں کی تعداد کسقدر ہے+

نمبر	نام اسٹیشن	لوکل سیکرٹری	تعداد ممبران	نمبر	نام اسٹیشن	لوکل سیکرٹری	تعداد ممبران
۱	بٹالہ	منشی حرمسیح واعظ صاحب	۳۰	۶	بنوں	مسٹر ٹی بخن صاحب۔	۸
۲	بوٹالہ	ڈاکٹر عزیزالدین صاحب۔	۴	۷	سری نگر	ڈاکٹر ایس ایس گذین صاحب	۹
۳	بیاس	ڈاکٹر فضل خاں صاحب۔	۴	۸	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	پادری جے علائم الدین صاحب	۸
۴	جنڈیالہ	ڈاکٹر نصیرالدین۔	۱۲	۹	تجیبہ	مسٹر اے میپر صاحب۔	۱۸
۵	سلطان ونڈ	ڈاکٹر خیرالدین صاحب۔	۶	۱۰	پالم پور	منشی پارس ناتھ صاحب۔	۷
۰	۰	۰	۰	۰	۰	میزان کل	۲۹

فیریکوں کی روحانی زندگی میں ترقی کرنے پر منحصر ہو۔

خداوند فرماتا ہے کہ آسمان اور اُسکی راستبازی کو پہلے ڈھونڈو تو باقی چیزیں خود بخود مل جاوینگی۔

قولِ فیصل محمد و مسیح کا

محمد سے جب اہل مکہ نے کہا کہ اگر تو ایک معجزہ بھی دکھلادے تو ہم تجھے مانینگے۔ تو محمد نے پہلے یہ جواب دیا کہ یوم یاتی بعض آیت ربک لا ینفع نفسا ایمانھا۔ یعنی اگر کوئی معجزہ دکھیں آوے تو ایمان مفید نہو گا۔ (ج ۸۔ انعام ع ۲۰) پھر جب لوگوں نے اصرار پر اصرار کرنا شروع کر دیا تو بیچارے نے اپنے تمام حیلہ و حوالہ سے عاجز آکر صاف سچ بتا دیا کہ ما عندی ما تستعجلون بہ یعنی معجزہ تو تم مانگتے ہو وہ میرے پاس نہیں (ج ۷۔ انعام ع ۷) بس معلوم ہوا کہ دعوے بلا دلیل تھا اس لئے محمد کو رسول اللہ بھی نہیں مانا جا سکتا۔

اب دیکھو کہ جب ہمارے خداوند مسیح سے یہودیوں نے کہا کہ "تو کبتک ہمارے دلکو شک میں رکھیگا اگر تو مسیح ہے تو صاف بتلا دے"۔ تب مسیح نے اُنہیں جواب دیا کہ "میں نے تو تمہیں کہا اور تم نے یقین نہ کیا۔ جو کام میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں یہ میرے گواہ ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر میں اپنے باپ کے کام نہیں کرتا تو مجھپر ایمان مت لاؤ۔ لیکن اگر میں کرتا ہوں تو اگرچہ مجھپر ایمان نہ لاؤ تو بھی کاموں پر ایمان لاؤ تاکہ تم جانو اور یقین کرو کہ باپ مجھ میں ہے اور میں اُسمیں ہوں۔" (یوحنا ۱۰: ۲۴-۳۸) اِس سے ثابت ہے کہ مسیح عیسیٰ سچا مدعی ہے کہ یہودیوں کے سامنے اپنے معجزے اپنی صداقت میں پیش کرتا ہے اور وہ لوگ مان کر کہتے ہیں کہ "ہم تجھے اچھے کام کیلئے نہیں بلکہ اس لئے پتھراؤ کرتے ہیں کہ تو کفر کہتا ہے کہ انسان ہو کر اپنے کو خدا کا بیٹا بناتا ہے" (یوحنا ۱۰: ۳۳)

رُباعی

کسے بحسن و ملاحت بیار ما نہ رسد۔
ترا دریں سخن انکار کار ما نہ رسد۔
ہزار نقش برآید ز کلک صنع و لے۔
یکے بخوبی نقش نگار ما نہ رسد۔

شعر و سخن

پھیلی ہوئی ہے ملک میں تکرار آج کل
تنتے ہیں جوق جوق یاں اشرار آج کل
خنجر گلے پہ پھیرتے ہیں ہر بار آج کل۔
ہے ہر بشر کی زندگی دشوار آج کل
گر شیخ جی کی ہو رہی رفتار آج کل۔
ہونے لگی تار تار وہ دستار آج کل
رکھتے تھے پھونک پھونک کر جیسے قدم جو یاں۔
ہیں وہ گلو تراشی پہ تیار آج کل۔
دیدیکے زہر طفلوں کو مارا ہے جان سے۔
پھر قہر حق کے کیوں نہ ہوں آثار آج کل
چیونٹی کی جان کی جو بیاں کرتے تھے رکھیا۔
سفاک ہیں وہ صاحب زنار آج کل
بیٹی ہے ماں پہ باپ پہ بیٹا ہے نالشی۔
بگڑے ہیں یہ زمانہ کے اطوار آج کل
کرتا ہے کوئی دعوے پیغمبری عیاں۔
ہوتی ہیں پیش گوئیاں الہام آج کل
ہر اسمی پہ یکہ عاجز اب مجھے عبث۔
کس حوصلہ پہ کرتے ہو تکرار آج کل
مرقوم بندہ الیس گیبریل نامہ نگار و خریدار نور افشاں۔

لودیانہ

۹ تاریخ کو یہاں پر بارش ہوئی۔ بادل ابتک جھوم رہے ہیں۔ قدرے خنکی ہوگئی ہے۔

گذشتہ ہفتہ یہاں پر ایک بارونق جلسہ منعقد ہوا جسمیں شہر کے روساء و عمائد و عہدہ دار سرکاری۔ وکلاء و ممبران آنریری مجسٹریٹ و میونسپل کمشنر و ذیلدار رونق افروز تھے۔ قرار پایا کہ ۲۱ و ۲۲ تاریخ کو جشن ساٹھہ سالہ کے یادگار کی خوشی کیجاوے ۲۱ کو داخل اصطبل لگے جاویں ٹیلیگرام مبارکبادی حضور قیصرہ ہند کی خدمت میں دیا جاوے غرباء کو کھانا دیا جاوے ۲۲ کی شام کو تمام شہر میں باشندگان اپنی خوشی کے اظہار میں بندوبست روشنی کریں اسکے بعد آتشبازی چلائی جائے اور ۲۳ کو ایک گارڈن پارٹی جسمیں اہل ہنود و اہل اسلام و اہل یورپ شامل ہوں کیجاوے۔ حاضرین نے اپنی خوشی کے اظہار میں چندہ دیا۔

۲ ضرورت ۲

وکٹوریہ ہوم کے میٹرن کے کام کیلئے ایک ادھیڑ عورت کی ضرورت ہے چاہئے کہ سائلہ پنجابی زبان جانتی ہو اور میٹرن کے کام کا کچھ تجربہ رکھتی ہو۔ درخواستیں مس کے۔ اے گریفیلی سکرٹری وکٹوریہ ہوم کے نام آنی چاہئیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے

پُرانے لوھے کی ریلیں۔

لمبائی چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانیکے شرایط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو۔

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	۱۱
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	۱
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	۱
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	۲
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ	۱
بغیر ضمیمہ	۱

پادری اے۔ ایچ۔ بونینگ صاحب اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم رائی کے اہتمام سے چھپا۔